OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:5, Issue: 2,July -Sep 2024
DOI:10.51665/al-duhaa.005.02.0272, PP: 21-32

نرسنگ کے شعبے میں حضرت رفیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمات: ایک جائزہ

The Services of Hazrat Rufaidah[RZ] in the Field of Nursing: An Overview

Published: 25-08-2024
Accepted: 15-07-2024
Received: 25-06-2024

Laiba Niazi
M.Phil Scholar , Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Email: laibaniazi11@gmail.com

Hassan Ahmad
Islamic Scholar, Village and Post office Gijbori Deshan Tehsil and District Battgram
Email: hassanddahmadofficial@gmail.com

Shair Muhammad
M.Phil Scholar , Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Email: pakshairm111@gmail.com

Abstract

This article offers a detailed exploration of the life and contributions of Hazrat Rufaidah Al-Aslamiyyah (رضی اللہ تعالیٰ عنہا), recognized as the first nurse in Islamic history. It examines her early acceptance of Islam, her development of medical and nursing skills, and her pivotal role in providing healthcare during battles and beyond. Hazrat Rufaidah's efforts extended to all individuals, regardless of faith, reflecting the Islamic principles of compassion and service to humanity. She established a mobile field hospital, trained other women in medical care, and organized healthcare services, setting a precedent for the nursing profession.Her legacy continues to inspire Muslim women and healthcare professionals, serving as a model of empowerment, resilience, and ethical responsibility. This study highlights her contributions to elevate the status of nursing and emphasizes their relevance to contemporary healthcare practices. By bridging historical and modern contexts, the article provides valuable insights for nursing students, educators, and practitioners, while advocating for the recognition of her pioneering role in the global history of nursing.

Keyword: *Hazrat Rufaidah Al-Aslamiyyah, Islamic nursing history, healthcare in Islam, women in healthcare, nursing profession, battlefield medicine, Islamic values in nursing, historical nursing figures.*

نرسنگ کی تعریف

نرسنگ کے لغوی معانی: نرسنگ انگریزی زبان کا لفظ ہے۔ اردو میں یہ بطور اسم مونث استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں

CC BY

نرسنگ کے لغوی معنی ہیں، تیمار داری کرنا، رنرس کا پیشہ یا کام۔[1]

انگریزی زبان میںNursing کے لغوی معنی ہیں: مریضوں کی دیکھ بھال کا کام یا پیشہ، نگلہبانی کرنے والا۔[2]

نرسنگ کی اصطلاحی تعریف:

نرسنگ کی سب سے پہلی اور با قاعدہ تعریف جدید نرسنگ کی بانی محترمہ فلورنس نائیٹنگیل (م: ۱۹۱۰) نے ان الفاظ میں کی ہے

قدرت ہی (در حقیقت) علاج کرتی ہے۔ اور نرسنگ کی جو ذمہ داری ہے وہ صرف یہ ہے کہ مریض کی (قدرت کے عمل میں معاونت کرتے ہوئے) دیکھ بھال کر کے اسے بہترین حالت میں قدرت کے سپرد کر دینا ہے تاکہ وہ اس پر اپنا عمل کرے (یعنی صحت عطا کرے)۔[3]

انٹرنیشنل کونسل آف نرسنگ (آئی سی این) نے نرسنگ کی تعریف یوں بیان کی ہے:

> نرسنگ پریکٹس ترتیب وار انفرادی، اجتماعی، خاندانوں اور برادریوں پر مشتمل ہر عمر کے بیمار اور نگہداشت صحت کے طالب افراد کی (دیگر طبّی عملہ کی) باہمی معاونت سے ہر قسم کی دیکھ بھال کا احاطہ کرتی ہے۔ نرسنگ میں صحت کو فروغ دینا بیماریوں سے تحفظ، معذور، بیمار اور قرب المرگ افراد کی دیکھ بھال شامل ہوتی ہے۔ مریض کی ضرورت کے وقت اس کی معاونت، بیماری سے محفوظ ماحول کا فروغ، نرسنگ تحقیق، صحت کی پالیسی کی تشکیل میں شرکت، مریض کے لیے صحت کے نظام میں انتظام و انصرام اور تعلیم و تربیت بھی نرسنگ کے اہم کردار ہیں۔[4]

عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) انتہائی جامع اور مختصر الفاظ میں نرسنگ کی تعریف یوں بیان کرتا ہے:

> نرسنگ ایک فن بھی ہے اور سائنس بھی ہے۔ جس میں تیمار داری (نرسنگ) کے نظم و ضبط سے متعلق مخصوص علم اور مہارتوں کا فہم ہوتا ہے اور ان علوم کی عملی مشق (پریکٹس) کے اطلاق کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اس علم اور مہارتوں کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہے جو بشری خصائل، طبیعاتی، سماجی، طبّی اور حیاتیاتی سائنس سے اخذ کیے گئے ہیں۔[5]

امریکن نرسنگ ایسوسی ایشن (اے این اے) نے نرسنگ کی تعریف یوں کی ہے: نرسنگ صحت اور صلاحیتوں کو تحفظ اور فروغ دینے کا نام ہے۔ اس کے اہم امور میں ہماری توجہ بیماریوں کی روک تھام، بیماری سے شفایابی میں سہولت فراہم کرنا، تشخیص کے عمل کے ذریعے بیماریوں میں تسکین و تخفیف فراہم کرنا اور افراد، خاندانوں، برادریوں اور آبادیوں کے لئے دیکھ بھال، تیمار داری، مدد اور حمایت فراہم کرنا شامل ہے۔[6]

ان تعریفات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نرسنگ (تیمار داری) صرف مرہم پٹی کرنا یا دوائی دینا ہی نہیں بلکہ یہ ایک با قاعدہ فن اور سائنس ہے جس میں مہارت حاصل کرنے کے بعد نرس (مرد/عورت) پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں اور مریض کے جسمانی اور نفسیاتی علاج کے ساتھ ساتھ اس میں بیماری سے مقابلہ کرنے کی ہمت بھی پیدا کرتے ہیں۔

نرسنگ کی اہمیت

صحت کے شعبے میں نرسنگ بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ کسی بھی مریض کے علاج میں ڈاکٹر کے معاون و مددگار عموماً نرس (مرد/عورت) ہی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر کا کام اکثر صرف علاج کرنا ہی ہوتا ہے جب کہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر مریض کی دیکھ بھال اور تیمار داری کرنے والا موجود نہ ہو تو مریض کی صحت یابی کا عمل پورا ہونا مشکل ہے۔ نرسنگ نہ صرف یہ کہ ایک

باوقار اور اہم پیشہ ہے بلکہ گذشتہ دوسالوں میں کووڈ-19 کی عالمی وبا کے دوران ان نرسوں کے مثالی کردار نے ان کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا ہے اور عالمی سطح پر ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں عالمی طور پر خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ہدیٰ بکر حسن [7] اپنے مقالے میں نرسنگ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں: نرسنگ بیماری کی بجائے بیماری میں مبتلا مریض کے رد عمل پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ صحت کو فروغ دیتی ہے اور مریض کو اعلی معیار کی بحالی صحت کے لیے مدد فراہم کرتی ہے۔ جس میں بیمار کے لیے زندگی کے آخری مراحل کے دوران آرام اور وقار کے ساتھ طویل اور جان لیوا بیماری میں مدد فراہم کرنا شامل ہے۔[8]

نرسنگ کی اسلامی تاریخ:

اسلامی نظریے میں نرسنگ صرف ایک طبّی عمل نہیں بلکہ ایک اخلاقی فریضہ ہے۔ انسانی دیکھ بھال اور خدمت کا یہ تصور اسلام کی بنیاد پر مبنی ہے اور اسے وحی الہی کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور سے ہی انسانی خدمت اور دیکھ بھال کو اہمیت دی گئی ہے۔ مغرب میں فلورنس نائٹینگیل کو نرسنگ کی بانی جبکہ اسلامی دنیا میں نرسنگ کی ابتدا مسجد نبوی سے جوڑی جاتی ہے۔[9]

اسلام سے قبل کے دور میں نرسنگ کے بارے میں بہت کم دستاویزی ثبوت میسر ہیں۔ اسلامی دور کی دورستاویزات جو مقدس جنگوں یعنی غزوات کے احوال پر مشتمل ہیں نرسنگ کے حوالے سے بعض روایتوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ قدیم طبّی نظام صرف طبیبوں کے ذریعہ علاج پر مشتمل تھا، جو گھر پر مریضوں کا علاج کرتے اور دوائیاں تجویز کرتے اور رشتہ داروں سے یہ توقع کرتے تھے کہ وہ ان مریضوں کے لیے مسلسل دیکھ بھال (نرسنگ) فراہم کریں گے۔ جبکہ اسلامی تاریخ میں پیغمبر اسلام ملی میٹر کی پیر دیگرر خواتین (صحابیات) کی شناخت بطور نرسوں کے اس وقت ہوتی ہے جب گھروں سے باہر (جنگوں میں انھوں نے نرسنگ کی خدمات سر انجام دیں۔ اس دور کی ایک خاتون جس کی شناخت فلورنس ٹائٹنگیل سے بہت پہلے نرسنگ کی خدمات انجام دینے والی کے طور پر ہوتی ہے وہ حضرت رفیدہ [10] الاسلمیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔[11]

حقیقی دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغبر اسلام نے سب سے پہلے چھوٹے متحرک فوجی بیمارستان (ہسپتال کے قیام کا حکم دیا تھا اور رفیدہ الاسلمی رضی اللہ عنہا پہلی مسلمان خاتون نرس تھیں جنھوں نے اپنے خیمے میں زخمی مسلمان صحابہ کرام کی دیکھ بھال اور تیمارداری کی تھی۔ [12] اسی طرح یہ بھی تاریخی دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ پہلا مشہور اسلامی نگہداشت کا مرکز رفیدہ الاسلمی رضی اللہ عنہا نے پیغمبر اسلام ﷺ سکی زندگی میں ایک خیمہ میں قائم کیا تھا۔ یہ مشہور ہے کہ وہ غزوہ خندق کے دوران زخمیوں کا علاج ایسے جیسے میں کیا کرتی تھیں جو الگ کر کے خاص طور پر ان کے لیے بنایا گیا تھا۔[13]

ان تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ قرون اول کی مسلم خواتین صرف حدیث اور فقہ کا ہی علم حاصل نہیں کیا کرتی تھیں بلکہ ان کو ادب، شاعری اور دیگر علوم میں بھی مہارت حاصل ہوا کرتی تھی اور ان خواتین میں سے بعض علاج و معالجہ کا کام بھی سیکھتی تھیں[14]۔ " دیگر علوم سے قطع نظر جہاں تک طب کی بات ہے تو جدید طب میں مسلمانوں کی ترقی اور عروج سے متعلق تاریخی مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ۷۰۷ء میں شام [15] کے دارالحکومت دمشق میں پہلا مستقل بیمارستان (ہسپتال) قائم کرنے کا سہرا اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک [16] کے سر باندھا جاتا ہے۔

جبکہ بنو عباس کے مشہور خلیفہ ہارون الرشید [17] کے دور میں بغداد [18] میں مفت سرکاری ہسپتال کھولا گیا تھا۔ مسلمانوں نے مصر [19] میں پہلا ہسپتال ۸۷۲ء میں کھولا تھا اور پھر اس کے بعد اسپین [20] اور مغربی اسلامی ممالک سے لے کر فارس [21] "تک

پوری اسلامی سلطنت میں سرکاری ہسپتالوں کا جال پھیل گیا۔ اس کے بعد قرون وسطی کے اسلامی حکمرانوں نے قرطبہ [22]، بغداد، دمشق [23]، بخارا [24] اور قاہرہ [25] میں متاثر کن (خصوصیات کے حامل) بیمارستان قائم کئے گئے تھے۔ قرون وسطی کے مسلمان ممالک میں قائم ان ہسپتالوں نے خواتین عملے کو ملازم رکھ کر ایک مثال قائم کر دی تھی کیونکہ ان ہسپتالوں کے عملے میں خواتین ڈاکٹر اور خواتین نرسیں دونوں شامل ہوتی تھیں۔ یہ مسلم ہسپتالوں کی ایک منفرد خصوصیت تھی کیونکہ دنیا کے دوسرے حصوں میں زمانہ قدیم اور خواتین طبّی عملے کی ملازمت کو ضروری خیال کیا جاتا تھا۔ "قرون وسطی کے شفاخانوں میں خواتین عملے کو شاذ و نادر ہی رکھا جاتا تھا۔ مسلم ہسپتالوں میں مرد اور خواتین مریضوں کے درمیان علیحدگی کے تناظر میں خواتین مریضوں کے درمیان علیحدگی کے تناظر میں خواتین طبّی عملے کی ملازمت کو ضروری خیال کیا جاتا تھا۔ [26]

نرسنگ کے شعبے میں حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی خدمات:

اسلام نے خواتین کو وہ حقوق عطا کیے جو اس سے پہلے کسی دوسرے مذہب یا قانون کے تحت خواتین کو حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے عورت کو ہمیشہ عزت دی۔ شادی کے بعد اپنا نام برقرار رکھنا، حج کرنا، وراثت میں حصہ، ملازمت کرنا اور کاروبار کرنے کی اجازت فرمائی گئی ہے اسلام کے ابتدائی ایام سے ہی خواتین نے زندگی کے تمام شعبوں میں اپنا حصہ ڈالا تھا۔ جس میں کاروبار، تعلیم، صدقہ خیرات، نرسنگ اور دیگر فلاحی کاموں میں حصہ ڈالا ہے۔ [27]

اسلام کی تاریخ میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جو بتاتے ہیں کہ اسلام نے ہمیشہ انسانیت کی خدمت کو اپنا فرض سمجھا ہے۔ کئی واقعات انسانیت اور روئے زمین کے لوگوں کی بھلائی سے متعلق ہیں۔ [28]

سیرت کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ شعبہ طب کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہی رکھی جا چکی تھی۔ صحابہ کرام میدان جنگ میں داد شجاعت دیتے تھے تو خواتین زخمیوں کے علاج معالجہ کرتی نظر آتی تھیں۔ احادیث نبوی ﷺ، آثار اسلامی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ عہد نبوی ﷺ سے ہی خواتین طب کے شعبہ میں پیش پیش تھیں۔

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا پہلی خاتون تھیں جنہوں نے نرسنگ کے شعبہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت رفیدہ بنت سعد جو رفیدہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہا کے نام سے معروف ہیں کو اسلامی تاریخ کی پہلی نرس مانا جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہا عہد نبوی ﷺ سے ہی اپنی خدمات دیتی رہی تھیں۔ [29]

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا صحابیہ رسول اللہ ﷺ تھیں جو مدینہ منورہ کے قبیلہ بنو اسلم سے تعلق رکھتی تھیں۔ [30]

آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں پیدا ہوئی تھیں آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر 20 سال تھی ایک ماہر معالج کی بیٹی ہونے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا نے خواتین میں عزت پائی تھی ان کی نرسنگ کا اغاز 24/23 سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ [31]

اپنے والد سے طبّی مہارت سیکھنے کی وجہ سے وہ ایک قابل معالجہ بن گئیں انہوں نے اپنی زندگی بیماروں کی خدمت کے لیے وقف کر لی تھی۔ [32]

آپ رضی اللہ عنہا میں اتنی صلاحیتیں موجود تھیں جو دوسروں کو متاثر کرنے اور لوگوں کو اچھے کام کی ترغیب دیتی تھیں۔

جب ہم تاریخی اسلامی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی معروف کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا وہ خاتون تھیں جو زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اگر مسلمانوں میں سے کسی کے ضائع ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا تو وہ خود اس کی تیمارداری کرتی تھیں اور اس کے عوض ثواب کی امید رکھتی تھیں۔[33]

اسلامی تاریخ میں ہمدردی اور دیکھ بھال کا تصور اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کا ثبوت ہے اس لیے نرسنگ کو باہمی تعاون اور ہمدردی اور احسان پر مشتمل معاشرے کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے اور یہ خیالات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ مسلمان نرسوں کو حساس اور خاص کر ان افراد کے لیے فکرمند ہونے کی ضرورت ہے جنہیں بیماریوں، حادثات یا زندگی کے دیگر چیلنجز کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہو اور انہیں معاشرے نے نظرانداز کر دیا ہو۔[34]

چونکہ مسلمان اپنے مذہب کو زندگی کے تمام پہلوؤں سے دیکھتے ہیں اس لیے اسلامی معاشرے میں بیماروں کی دیکھ بھال اور نرسنگ کے شعبہ کو اسلامی ثقافت میں بجا طور پر ایک قسم کے نقش اول کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔[35]

نرسنگ کے شعبے کی بنیاد رکھنے والی حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا پہلی نرس ہیں جنہوں نے نرسنگ کے شعبے کو بیمار لوگوں کو دیکھ بھال سے بڑھا کر عام افراد کی دیکھ بھال تک پہنچا دیا تاکہ عام لوگوں کے ان مسائل کو حل کیا جا سکے جس کی وجہ سے ان کی صحت متاثر ہوتی تھی اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا نہ صرف ایک نرس تھیں بلکہ وہ ایک سماجی کارکن بھی تھیں۔[36]

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی خدمات کا زیادہ تر حصہ کافی عرصہ تک صرف تاریخ کے صفحات کی زینت بنا رہا اور 1981 سے قبل تک فراموش کر دیا گیا تھا جب ڈاکٹر سعدہ حسین حسن[37] نے حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا پر اعلی معیار کا کام شائع کیا۔

عہد رسالت ﷺ میں حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا نے انصار خواتین کی ٹریننگ ٹیم کے ساتھ متعدد سماجی سرگرمیوں میں ایک موثر منتظم کے طور پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے میدان جنگ میں زخمی سپاہیوں کے لیے خیمہ رفیدہ رضی اللہ عنہا کے نام سے ہسپتال اور مدینہ منورہ کے عام لوگوں بیمار بچوں اور بڑی عمر کے لوگوں کے لیے مسجد نبوی کے مقام پر خیمہ قائم کیا تھا۔

اس کے علاوہ انہوں نے عوامی صحت سے متعلق فیصلہ سازی اور مسائل کو حل کرنے لیے مہارت کا مظاہرہ کیا نرسوں کو مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے درکار مادی وسائل کا بھی انتظام کیا تھا۔

ابن اثیر نے اپنی کتاب "اسد الغابتہ فی معرفتہ الصحابہ" میں حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھا ہے کہ رفیدہ رضی اللہ عنہا نام کی صحابیہ نے مسجد نبوی میں خیمہ لگا رکھا تھا جہاں وہ زخمی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا علاج کرتی تھیں اور جو مسلمان ان کے زیر علاج ہوتے ان کی دیکھ بھال وہ خود کرتی تھیں۔ بیماروں اور قریب المرگ افراد کی دیکھ بھال کرنے اور اپنے لوگوں کو صحت کی تعلیم فراہم کرنے اور ان مقاصد کی خاطر اپنی زندگی وقف کرنے کی وجہ سے اسلامی کتب میں ان کی تعریف کی گئی ہے اور انہیں ایک مہربان صابر اور پرعزم خاتون کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔[38]

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی نرسنگ میں ذہانت اور مہارت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خاتم النبیین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم حکمران بھی تھے کوئی بھی سربراہ مملکت س وقت تک ٹھیک معنوں میں حکومت نہیں کر سکتا جب تک وہاں پر ہر فن کے ماہر افراد موجود نہ ہوں یہی وجہ تھی کہ صحابہ

کرام میں ہر صحابی کس نے کسی فن میں ماہر تھا چاہے علمی ہو یا فنی ہر فن ہو علم میں پیش پیش تھے۔

صحت کا شعبہ کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتا ہے اس چیز کی بنیاد عہد نبوی ﷺ میں ہی رکھی جا چکی تھی اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا تھا کہ جو کوئی علاج معالجہ کرے گا وہ اس فن میں ماہر ہونا چاہیے حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی سوانح کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ صرف اپنے والد سے اس فن (نرسنگ) میں مہارت حاصل کی بلکہ غزوہ خندق کے موقع پر جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ [39] جیسے صحابی کے زخمی ہونے پر حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کے متحرک خیمہ میں بھیجنے والے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی اعلیٰ نرسنگ کی مہارت پر رسول اللہ ﷺ کو مکمل اعتماد تھا۔

سیرت ابن ہشام میں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ غزوہ خندق میں جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تیر لگنے کی وجہ سے زخمی ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رفیدہ نامی عورت (حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا) کے خیمہ میں بھیج دیا تھا یہ عورت ثواب کے لیے زخمیوں کا علاج کرتی تھی اور بڑی تجربہ کار تھی۔[40]

اسلام نے عورتوں کو اعلی مقام اور حیثیت سے نوازا چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

"جس کسی نے نیک عمل کیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اظہار میں کہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔"[41]

انہی قرآنی احکامات کے نتیجے میں رسول ﷺ کی عالمگیر دعوت تبلیغ کا مرکز مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی ہیں جس طرح صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے تربیت حاصل کی اسی طرح خواتین صحابیات بھی آپ ﷺ سے فیض صحبت حاصل کرتی تھیں اور ان کی مثالی تربیت کے زیور سے آراستہ پیراستہ ہو کر دیگر خواتین کے لیے ایک مثالی رہنما کا کردار ادا کیا۔[42]

عہد رسالت ﷺ میں کی خواتین کے بارے میں صراحت ملتی ہے کہ انھیں طبّی معلومات حاصل تھیں جن کے لیے وہ چھوٹے موٹے امراض کا علاج کر لیا کرتی تھیں۔ان خواتین میں اہم طبیبہ حضرت رفیدہ بن الاسلمیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ان کی اس فن (نرسنگ کے شعبے) میں عظمت و مہارت کا ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دوران شدید زخمی ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ مسجد نبوی کے صحن میں لگوایا اور انہی کے خیمہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود ان کی عیادت بھی کر سکیں۔[43]

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا نے خواتین ساتھیوں کے ایک گروپ کو بطور خاص تربیت دی تھی۔رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہونے والی تمام جنگوں لڑائیوں میں حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی قیادت میں رضاکارانہ نرسوں کے گروہوں نے میدان جنگ میں جا کر زخمیوں کا علاج کیا تھا۔جب مسلمانوں کی فوج خیبر کی جنگ میں جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی تو حضرت خضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب فرمائی کہ وہ جنگ میں فوج کے ساتھ مدد کے لیے جانا چاہتی ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔[44]

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت اسلام میں خواتین نرسنگ کے حوالے سے منفرد حیثیت رکھتی ہے وہ دراصل اسلامی تاریخ میں صنفی ہوں مساوات کی بہترین عکاسی کرتی ہے۔

حضرت رفیدہ کی نرسنگ اعلی قائدانہ صلاحیت و قابلیت

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی سر گرمیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ انہوں نے دیکھ بھال اور نگہداشت کے عمل کی فراہمی میں اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لاتے ہوئے خود مختار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مستقبل کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک جامع صحت کا نظام قائم کیا جس میں ہوادار خیموں میں صاف ستھرا ماحول، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنا شامل تھا۔[45]

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ ان صفات کو واضح کرتی ہے جن کی توقع ایک اچھی نرس سے ہوتی ہے وہ مہربان ہمدرد اور اچھا کام کرنے کے لیے دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کرنے والی خاتون تھیں ان کے پاس طبّی مہارت تھی جس میں انہوں نے خواتین کو طبّی شعبے میں کام کرنے کی تربیت دی تھی۔[46]

حضرت رفیدہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی بیماروں اور زخمی افراد کی خدمت کے لیے وقف کر دی تھی انہیں مدینہ منورہ میں اسلامی مرکز صحت کی بانی مانا جاتا ہے وہ جنگوں میں زخموں کی خدمت اور امن کے وقت بیماریوں سے متعلق سماجی مسائل کو حل کرنے میں پیش پیش تھیں خاص طور پر یتیموں اور معذوروں کی خدمت کرنا ان کا مشغلہ تھا۔

انہوں نے رسول ﷺ کی حمایت سے پہلا نرسنگ سکول قائم کیا اور دیگر خواتین کو بھی نرسنگ کی تربیت دی غزوہ بدر اوہل خندق و خیبر جیسی جنگوں میں انہوں نے نرسنگ کی خدمات انجام دیں اور خواتین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت دی۔[47]

تاریخی حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ جنگ اور امن میں اپنے ممتاز کردار کے حوالے سے مسلم دنیا میں نرسنگ کے پیشے سے وہ وابستہ خواتین کے لیے تحریک ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی عوام کی خدمت کے لیے وقف کر دی تھی نرسنگ کی بنیاد کے لیے نئے اصول واضح کرنے میں کامیاب ہو گیں مغرب و مشرق میں نرسنگ کے بانی کے طور پر دو مختلف شخصیات کو مانا جاتا ہے مغرب میں فلورنس نائٹینگیل کو اور مشرق وسطی کے ممالک میں یہ حیثیت ایک خاتون مسلمان نرساز رفیدہ الاسلمیہ سے منسوب ہے۔[48]

آج کل نرسنگ کے میدان میں مغربی ممالک کے لوگوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے خاص طور پر فلورس نائٹینگیل کو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں نرسنگ کی شروعات 1400 سال پہلے حضرت رفیدہ نے کی تھی انہوں نے مدینہ منورہ میں نرسنگ کے کام کو بہت اہمیت دی۔[49]

حضرت رفیدہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہا ایک عظیم نرس تھیں جنہوں نے نرسنگ کے میدان میں بہت سے اہم کام کیے۔ انہیں ایک موثر منتظم، طبّی مشق کی استاد، اچھی بات چیت کرنے والی، کمیونٹی کی دیکھ بھال کرنے والی اور دور دراز علاقوں میں جاکر لوگوں کی خدمت کرنے والی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں، پاکستان میں آغاخان یونیورسٹی[50] کے کالج آف نرسنگ اینڈ مڈوائف کا نام ان کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اسی طرح بحریہ یونیورسٹی میں ایک سالانہ رفیدہ الاسلامیہ انعام بھی ان کے نام پر دیا جاتا ہے۔

حضرت رفیدہ الاسلمیہ رضی اللہ عنہا صرف نرسنگ کے میدان میں ہی نہیں بلکہ تمام مسلمان خواتین کے لیے ایک مثالی کردار ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو استعمال کر کے انسانیت کی خدمت کی اور دیگر خواتین کو بھی نیک کاموں کی طرف دعوت دی۔ ان کی زندگی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک مسلمان عورت اگر شرعی حدود میں رہتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرے تو وہ نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی کامیاب ہو سکتی ہے۔[51]

نتائج البحث:

1: دین اسلام مکمل دین ہے اور یہ ہر ایک سمت میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

2: حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی نرسنگ کے شعبے میں خدمات ظاہر ہوتا ہے کہ دین اسلام نے ابتدا سے یہ ہر شعبے کے لیے جامع اصول و قوانین واضح کیے ہیں یہی وجہ ہے کہ دین اسلام کے قوانین آج کے دور میں مکمل اور جامع ہیں۔

3: اسلام وہ واحد دین ہے جنگ امن اور ہر طرح کے حالات میں خواتین کے کردار کو اجاگر کرتا اور عورت کو معاشرے میں اہم مقام عطا کرتا ہے۔

4: نرسنگ کے شعبے میں موجودہ دور میں رائج قوانین زیادہ تر اسلام کے اصل ماخذ سے لیے گئے ہیں۔

5: دین اسلام نے ہر طرح کے حالات میں عورت کی رہنمائی کی اور ان کے کردار میں چھپی ہوئی خصوصیت کو اجاگر کرنے پر زور دیا۔ یعنی اسلام کی ابتدا میں اگر کوئی خاتون حدیث میں ماہر تھیں مثلاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا جنگ ماہر تھیں مثلاً باقی امہات المومنین یا نرسنگ میں ماہر جیسے حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا، دین اسلام نے ہر حال میں خواتین کو مدد فراہم کی اور ان کو آگے بڑھنے کا موقع دیا۔

6: حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا ایک ماہر طبیبہ تھیں ان کی سیرت موجودہ دور کے قوانین طبیبوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

7: حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ چاہے جنگ کی حالت ہو یا امن کی مسلمان خواتین ہر حال میں دین اسلام کی تبلیغ اور خدمت کا موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] فیروز اللغات، اردو جامع، ص: ۱۳۵۹، مطبوعہ: فیروز سنز لیمیٹڈ کوڈ نمبر: 9690005146

[2] *Urdu English dictionary, https://wwww.urduenglishdictionary.org*

[3] *Florence Nightingale Notes on Nursing What it is and What it is Not.D. Appleton and Company, 443 & 445 Broadway. New York. Dated:1860 https//www.fulltextarchive.com*

[4] *Definition of Nursing International Council of Nurses (ICN). Dated:2014 https://www.icn.ch/about.icn/icn.dfinition of nursing/*

[5] *Definition of Nursing World Health Organization (WHO), Dated: 1991, https://www.who.int*

[6] *Definition of Nursing. What is Nursing. American Nursing Association(ANA).Dated:2012. http://wwww.nursingworld.org*

7 ڈاکٹر ہدیٰ بکر حسن، ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔انہوں نے نرسنگ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاسل کی۔بغداد یونیورسٹی (عراق) کے نرسنگ شعبے میں پروفیسر ہیں۔

8 *Dr. Huda Baker Hassan (PhD). Nursing History.P: 1.Dated:2019*

9 *Dr.G.Hussein Rasool. The Cresent and Islam:Healing, Nursing and the Spiritual Dimension. Some Consideration towards an understanding of Islamic perspectives on caring. Article : Journal of Advanced Nursing.Dated:2001 https://www.researchgate.net/publication/12193404*

10 حضرت رفیدہ الاسلمیہ صحابیہ اور اسلام کی پہلی خاتون نرس تھیں۔

11 *Kollen Miller(PhD), Ysanne Chapman (PhD), Karen Francis(PhD). Historical, Cultural and Contemporary Influences on the Status of Women in Nursing in SaudiArabia. A Scholarly Journal of the American Nurses Association. Dated: 19 July 2006. https://www.ojin.nursingworld.org*

12 *Sharif Kaf Al-Ghazal, Dr. (RCS) The Origin of Bimaristan (Hospitals) Islamic Medical History Dated: April 2007. Publishers: FSTC LIMITED, UK. https://www.muslimheritage.com*

13 *David W.Tschanz. The Islamic Roots of the ModerHospital. Dated:2017. https://www.academia.edu*

14 البدر الحسن القاسمی۔ مسلم معاشرے میں خواتین کا علی اور ادبی ذوق، ص: ۲۷، ناشر: دار العلم، قاضی محمر، پھلواری شریف، پٹنہ انڈیا۔ سن اشاعت: ۲۰۱۷

15 شام، عرب جمہوریہ ابراعظم افریقہ میں واقع ایک مسلمان ملک ہے۔اس کا دارالحکومت دمشق ہے۔ یہ دنیا کا قدیم ترین ملک ہے۔ یہاں کی 90 فیصد آبادی مسلمان ہے۔(معار حسن۔اسلامی ممالک ص: 89-90)

16 ولید بن عبد الملک بنو امیہ کا دوسرا خلیفہ تھا۔ ابن ابی علیہ کا بیان ہے کہ اس نے ہندوستان اور چین کے علاوہ 93ھ میں سمرقند کو زیر تحسین کیا تھا۔ دمشق کی جامع مسجد اس نے تعمیر کروائی تھی۔(حافظ جلال الدین سیوطی۔تاریخ الخلفاء: ترجمہ اقبال الدین احمد۔ص: 223-انیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔ س: مئی، 1983)

17 ہارون الرشید، ابو جعفر بن عبد مین منصور بن عبد اللہ سفاح، بنو عباس کا ایک عظیم الشان خلیفہ تھا۔ وہ 148ء میں بمقام رے پیدا ہوا تھا۔170 میں اسے خلافت ملی تھی۔اس نے بہت سی جنگوں میں کامیابیاں حاصل کیں اور اسلامی سلطنت کو مضبوط کیا تھا۔ وہ فصیح و بلیغ اور علم و ادب کا ماہر تھا۔(تاریخ الخلفاء ص: 680-688)

18 بغداد او عراق کا دار الخلافہ ہے۔بنو عباس کے دوسرے خلیفہ منصور کے عہد میں 140ء میں بغداد شہر کی بنیاد ڈالی گئی۔تاریخ اسلام میں یہ شہر و علم اور فنون کا گہوارہ قد (تاریخ انقلاب: (261)

19 مصر افریقہ کے شمال مشرق میں دریائے نیل کے کنارے آباد ایک اسلامی ملک ہے۔ یہ قدیم اور نہایت اہم اور مشہور تاریخی حیثیت کا حامل ملک ہے۔اس کا دارالحکومت قاہرہ ہے۔

(Egypt/History,Map, Flag,population&facts.Geography & Travel.Britannica. August 14,2023) www.britanica.com

20 اسپین یورپی ملک ہے۔اس کل رقبہ 4 لاکھ 92 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔اس کا دارالحکومت میڈرڈ ہے۔اسپین میں مسلمان 711ء میں داخل ہوئے تھے اور 1492ء میں ان کا اقدار اتم ہوا تھا۔آٹھ سو سال کی اس مدت میں امین علوم و فنون اور تہذیب و تمدن کے لحاظ سے دنیا

کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک کی صف میں آگیا تھا۔ (ثروت صولت ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ۔ حصہ پنجم۔ ص: 218۔ اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمٹیڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ س: دسمبر 1990)

[21] فارس تقریباً دو ہزار قبل سائرس کے عروج کے دو صدیاں بعد دارا اول کے زمانے سے حضرت عمر کے دور خلافت تک ایک بہت بڑی طاقت کی مالک عظیم الشان سلطنت تھی۔ اس کا رقبہ 130 کو مربع کلومیٹر تھا۔ سپر مون۔ فارس کی عظیم سلطنت ہے تاریخ سے مٹا دیا گیا۔ لبالب سی ہسٹری ایکسٹر (22 اگست 2022...www.bbc.com)

[22] قرطبہ اسپین کا ایک شہر ہے۔ مسلمانوں کے عہد کی جانا مسجد قرطبہ ایک اہم تاریخی مقام ہے۔ (ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ۔ ص: 218)

[23] دمشق یک شام کا دارالحکومت ہے۔ یہ ایک قدیم اور انتہائی اہمیت کا حامل تاریخی شہر ہے۔ خلافت صدیقی میں شام فتح ہونے کی ابتداء ہوئی اور خلافت فاروقی میں سن 14 ص میں ملا ہوا اور اسلامی سلطنت کا حصہ بنا۔ (مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی و مشق کا تعارف و اہمیت۔ قسط: 3۔ ماہنامہ فیضان مدینہ۔ س: اپریل 2023(www.dawateislami.net)

[24] بخارا ازبکستان کا ایک تاریخی شہر ہے۔ ہمارا علم و ادب کے ایک عظیم مرکز کے طور پر عالم اسلام میں مشہور و معروف تھا۔ محققین کے مطابق یہاں مختلف ادوار میں جن معروف شخصیات نے خدمات انجام دیں ان میں امام بخاری، فردوسی، الفارابی، ابن سینا اور عمر خیام کے نام قابل ذکر ہیں۔ (احمد شاہین۔ بخارا اسلامی تہذیب و تمدن کا امین(https://www.dawnnews.tv(2019 شہر۔۔ ڈان نیوز 9 دسمبر 2019۔

[25] قاہرہ مصر کا دارالحکومت ہے:

Encyclopedia Britanica. Colin Macfarquhar, Andrew Bell (1768) Edinburg.- UK National Library of Scotland)

[26] *SaharA.M.AL-Majali (PhD)(Associate Professor, Department of Social and Applied Sciences. Princess Alia University College, Amman, Jorden). Contribution of Medieval Islam to the Modern Hospital System. Historical Letter, Vol:43. Dated:2017.https://www.cna.aic.ca*

[27] *Shabnam Sultana Nina. Rufaida: An evershining star the first Muslim Nurse. The independent, Stethoscope, Health and Medicine Journal, Bangladesh. Dated: Oct. 15,2018. www.theindependentbd.com//magzine/details/170486/Rufaida*

[28] *Salim Al-Hassani. Women's Contribution to Classical Islamic Civilization: Science, Medicine and Politics. Muslim Heritage. Dated: Feb.11,2020. www.muslimheritage.com*

[29] *Omar Hassan Kasule (Prof.Dr). Rufaidah bint Sa'ad. Historical Roots of the Nursing Profession in Islam. Islamic Research Foundation International.Inc.Dated:2010 .irfi.org/articles/articles-401-450/rufaida-bin-sa-htm*

[30] *Mustafa M.Bodrick, Mullaq B.Almutairi, Fatma S.Alsolamy, Hisham M.Alfayyadh.Appraising Rufaidah Al-Aslamia, First Muslim Nurse and Pioneer of Islamic Nursing: Contribution and Lagacy.JKI, Vol:25(3).Dated:2022. www.researchgate.net/publications*

[31] *Salim Al-Hassani. Women's Contriburion to Classic Islamic Civilization: Science, Medicine And Politics.Dated: November 202*

[32] *Shabnam Sultana Nina. Rufaida: An Evershining star the First Muslim Nurse*

[33] ابن حجر عسقلانی، حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔ مترجم: مولانا محمد عامر شہزاد علوی۔ ج: 8، ص: 179۔ ناشر: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔ س: ن

34 *Mustafa M. Bodrick. Rufaidah Al-Aslamia, First Muslim Nurse and Pioneer of Islamic Nursing: Contributions and Lagacy.P:245.Dated2022.*
35 *Cardyn Atkinson.Islamic Values and Nursing Practice in Kuwait.P:,Dated:2015*
36 *Muntaha K. Gharaibeh. Islam and Nursing. Dated:2012. www.researchgate.com*

37 ڈاکٹر سعدہ حسین حسن، عرب کی پہلی پی ایچ ڈی کی ڈگری یافتہ خاتون نرس ہیں

38 ابن اثیر، عزالدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری 4 جمادی الاولی 555ھ بمطابق 2 مئی 1160ء کو جزیرہ ابن عمر (عراق) کے ایک دینی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دینی علوم کے حصول کے لیے انہوں نے بغداد، شام اور بیت المقدس کے اسفار کیے۔ ان کی مستقل رہائش موصل میں تھی۔ انہوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں، ابن اثیر نے شعبان 630ھ (مئی 1233ء) میں موصل میں وفات پائی۔ (ابن اثیر۔ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ المیزان ناشران وتاجران کتب، اردو بازار لاہور 2006)

39 سعد بن معاذ جلیل القدر انصاری صحابی تھے۔ ان کی کنیت ابو عمر تھی۔ ان کی شہادت غزوہ خندق میں تیر لگنے کے کچھ دن بعد بنو قریضہ کے تصفیہ کے ساتھ ہی ہو گئی تھی۔ شہادت سے ہزار ملائکہ ن کی بات پر آسان تر بار ملاکہ ترے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 3.برس تھی۔ امحضرت علی ٹیم نے حضرت سعد بن معاذ کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں نالی میں دفن کیا۔ محمد بن عد طبقات ابن سعد مترجم: محمد راغب رحمانی، حصہ چہارم، ص: 17-27- نفیس اکیڈمی اردو بازار لاہور، پاکستان۔

40 این شام ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافیری سیرت ابن ہشام، مترجم: مولوی قطب الدین احمد صاحب محمود دی۔ حصہ سوم، ص: 75، ناشر: اسلامی کتب خانہ اردو بازار- جنت لاہور، اسبان

41 القرآن: سورت نمبر 16، سورت النحل، آیت 97

42 مفتی محمد خالد حسین قاسمی۔ فروغ اسلام میں خواتین کا کردار۔ مقالات و مضامین۔ دار العلوم شمارہ: 02، ج: 103- اشاعت: 2019
https://www.darululoom.deoband.com

43 نوشین بی بی۔ عہد رسالت میں صحابیات کی طبّی خدمات کا جائزہ۔ پشاور اسلامکس، شارہ: 1، ج: 4۔ اشاعت: 2013

44 *Samar Yahya Rufaida Al-Aslamiya, the first Muslim Nurse. Dated:2017*

45 *Mustafa M.Bodrick.Rufaida Al-Aslamia, first Muslim Nurse and Pioneer of Islamic Nursing: Contribution and legacy. Dated:2022*

46 *Samar Yahya. Rufaida Al-Aslamiya, the first Muslim Nurse.Dated:2017*

47 *Mustafa M. Bodrick.Rufaida Al-Aslamia, the first Muslim Nurse and Pioneer of Islamic Nursing: Contributions and legacy.Dated:2022*
48 *Shabnam Sultana Nina. Rufaida: An evershining Star the first Muslim Nurse*

49 مدینہ منور سعودی عرب کا دوسرا مقدس ترین شہر ہے۔ اس کا پران نام یثرب تھا، لیکن حضرت محمد صلی ٹیم کی ہجرت کے بعد اس کا نام مدینہ النبی رکھ دیا گیا۔ یہاں مسجدی کیا یا رسول اللہ لا لیا کرو اور مبارک، مسجد قبا اور جنت لبقیع کے ساتھ ساتھ دیگر اہم اسلامی تاریخی مقدس مقامات ہیں۔ مدینہ منورہ، عہد قدیم سے دور جدید تک قسط نمبر 1۔ روزنامہ جنگ، سنڈے میگزین 27 نومبر 2022-
www.jang.com.pk)

50 آغا خان یونیورسٹی، پاکستان کی پہلی پرائیویٹ یونیورسٹی ہے جو کراچی میں واقع ہے۔ حکومت پاکستان نے 16 مارچ 1983 کو اس کی منظوری دی تھی۔ با قاعدہ افتتاح 1985 میں ہوا وہ اس یونیوسٹی کا مقصد نئے سائنسی علوم کا فروغ اور ترقی پذیر ملک کو پیش آمدہ مسائل کے

حل کے لیے انسانی وسائل کی ترقی ہے۔انسائکلو پیڈیا سید قاسم محمود الفیصل ناشران وتاجران کتب اردو بازار لاہور چھٹا ایڈیشن-ص:109
-س:نومبر2008

[51] *Samar Yahya Rufaida Al-Aslamiya, the first Muslim Nurse.Dated:2017*